۳۷۲

الجواب وباللہ التوفیق

(۱) آپ نے جو اصول وضوابط مقرر فرمائے ہیں ان کے بارے میں چند امور قابل لحاظ ہیں: ۱- اصول ۲؍ میں جو یہ تحریر کیا گیا ہے کہ کسی بھی ملک سے رویت ہلال کی حاصل ہونے والی رپورٹ قابل قبول ہوگی، اس میں یہ شرط ہے کہ وہ ملک ایسا ہو کہ اس کی رویت تسلیم کرنے سے آپ کے یہاں مہینہ ۲۸ یا ۳۱ دن کا نہ ہوتا ہو، اگر ایسا ہو تو پھر ایسے ملک کی رویت کی رپورٹ آپ کے لئے تسلیم کرنا درست نہ ہوگا، دوسرے یہ کہ رویت کی وہ رپورٹ شرعی اصول وضوابط کے ساتھ پہنچے۔

۲- اصول ۳ میں یہ ملحوظ رہے کہ مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں اگر رمضان کے چاند کا معاملہ ہو تو محض ایک عادل آدمی کی خبر بھی اس کے ثبوت کے لئے کافی ہے، ۳- اصول ۶ کے بارے میں معروض ہے کہ فلکیاتی حساب سے رویت کے عدم امکان کی صورت میں شہادت کو مطلقاً رد کرنا جائز نہیں البتہ شاہد یا اس کی شہادت اگر شرعی اصول وضوابط پر پوری نہیں اترتی تو پھر اس بناء پر اس کو رد کیا جاسکتا ہے، لیکن اگر شہادت میں تمام شرعی اصول وضوابط متحقق ہیں تو پھر محض فلکیاتی حساب کی رو سے رویت کا عدم امکان اس کے رد کی وجہ نہیں ہوسکتا۔ ۴- اصول ۸ میں یہ پیش نظر رہے کہ اگر نصف شب کے بعد شہادت پہنچے اور اس تاخیر کی کوئی معقول وجہ شاہدین بیان نہ کریں تو پھر ان کی شہادت رد کی جاسکتی ہے، لیکن اگر تاخیر کی کوئی معقول وجہ وہ ذکر کریں مثلاً یہ کہ وہ دور سے آئے ہیں یا ازدحام کی وجہ سے تاخیر ہوگئی وغیرہ تو اب اس کو رد کرنا درست نہیں، بلکہ اس کو قبول کیا جائیگا: وعليه تفرع ما لو شهدوا في آخر رمضان برؤية هلاله قبل صومهم بيوم إن كانوا في المصر ردت لتركهم الحسبة وإن جاؤوا من خارج قبلت
دوسری جگہ کا
من الفتح ملخصاً (شامی ۲/۹۱)۔

(۲) غروب آفتاب سے پہلے بھی فیصلہ کرنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ ۲۹ تاریخ ہو اور فیصلہ قبول کرنے میں اصول شرع ملحوظ رہے ہوں: نعم لو رؤي في التاسع والعشرين بعد الزوال كان للرؤية لليلة الثلاثين بالاتفاق (فتح القدیر ۳/۲۴۳) فقط واللہ اعلم

العبد محمد طاہر عفا اللہ عنہ
مفتی مظاہر علوم سہارنپور
۲۲/۲/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
مقصود
۲۲/۲/۱۴۳۴ھ

دار الافتاء
مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور